www.KitaboSunnat.com



مقالات

مولانا عبدالرزاق عفیف ☆

# گانا بجانا اِسلام کی نظر میں!

آج دنیا میں جگہ جگہ گانے بجانے کا شوروغل برپا ہے۔ شہر، بازار، گلی کوچے اس ہڑبونگ سے دوچار ہیں۔ ناچنے، گانے والے اور میراثی اب گلوکار، اداکار، موسیقار اور فنکار کہلاتے اور فلمی سٹار، فلمی ہیرو جیسے دل فریب مہذب ناموں سے یاد کئے جاتے ہیں۔ مردوزَن کی مخلوط محفلوں کا انعقاد عروج پر ہے۔ بڑے بڑے شادی ہال، کلب، بازار، انٹرنیشنل ہوٹل اور دیگر اہم مقامات ان بیہودہ کاموں کے لئے بک کردیئے جاتے ہیں جس کے لئے بھاری معاوضے ادا کئے جاتے اور شو کے لئے خصوصی ٹکٹ جاری ہوتے ہیں۔ چست اور باریک لباس، میک اَپ سے آراستہ لڑکیاں مجرے کرتی ہیں جسے ثقافت اور کلچر کا نام دیا جاتا ہے۔ عاشقانہ اَشعار، ڈانس میں مہارت، جسم کی تھرتھراہٹ اور آواز کی گڑگڑاہٹ میں ڈھول باجوں اور موسیقی کی دھن میں کمال دکھانے والوں اور کمال دکھانے والیوں، جنسی جذبات کو اُبھارنے والوں کو خصوصی ایوارڈز سے نوازا جاتا ہے۔

اندرون وبیرونِ ملک طائفوں کی شکل میں پروگرام سارا سال جاری رہتے ہیں۔ انہیں ثقافت کی ترویج کے نام پر خصوصی مراعات دی جاتی ہیں۔ شادی بیاہ اور سالگرہ کے موقعوں پر مخصوص وضع قطع کے لباس کے ساتھ رقص وسرور کی محفلیں جمتی ہیں۔ عورتیں/لڑکیاں، غیرمردوں کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ناچ اور تالی کی گونج میں خوب داد وصول کرتی ہیں۔ اسی طرح ہر قسم کے فحش جنسی ناولوں اور ڈائجسٹوں کی بھرمار ہے۔ شہروں کے چوراہوں، بازاروں، سینما گھروں پر دیوہیکل عریاں عورتوں کی تصاویر آویزاں ہیں، فحش ناولوں کی بک ڈپوؤں پر بہتات ہے۔ ٹی وی، کیبل گھر گھر آچکا ہے، پراگندہ گانوں کے پروگرام جاری اور ویڈیو سنٹرز پر ہر قسم کی فلمیں دستیاب ہیں۔ رہی سہی کسر ڈش انٹینا اور انٹرنیٹ نے نکال دی ہے جس سے نوجوان پود کو فحاشی اور بے راہروی کا عادی بنایا جارہا ہے۔ گلی گلی محلے محلے میں ویڈیو کے ہوشربا کاروبار کے ساتھ ساتھ اب انٹرنیٹ کیفے کے نام سے فحاشی وعریانی دھڑا دھڑ عوام میں پھیلائی جارہی ہے۔

دوسری طرف نظر دوڑائیں تو دین کے نام پر بھی یہی بے ہنگم کاروبار جاری ہے۔ دین کے تاجر بڑی بڑی زلفوں، مونچھوں والے، داڑھی سے عاری، ڈروَانی شکل وصورت میں نشے سے دھت قوال اور گویے مخصوص انداز اور تالیوں، چمٹوں کے شور میں جگہ جگہ محفلیں جمائے ہوئے ہیں۔ قبروں، مزاروں، خانقاہوں

☆ فاضل مدینہ منورہ یونیورسٹی، مہتمم وخطیب مدرسہ سید الشہداء حمزہؓ، میانوالی

www.KitaboSunnat.com, www.mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پرٹولیوں کی شکل میں بھیک کے کشکول اٹھائے ہوئے، ڈھول کی تھاپ پر باجوں گاجوں پر رقص وسرور کے ساتھ حاضری دیتے ہیں۔زبانوں سے نازیب اور گستاخانہ کلمات نکالتے ہیں۔ ربِّ ذوالجلال، حضرت محمد ﷺ، حضرت علیؓ، حسنؓ وحسینؓ اور فاطمہ زہراؓ اور دیگر اولیاء اللہ کے نام لے کر چیختے اور دھمالیں ڈالتے اور جو جی میں آئے گاتے ہیں۔مثال کے طور پر ''عصمت ِکعبہ کوٹھکرانے کا موسم آ گیا''......''میں کیا جانوں رام، تم ایک گورکھ دھندہ، سومیں شرابی شرابی!'' (نعوذ باللہ) ...... اس پرطرہ یہ کہ نعتِ رسول ﷺ اور اسلامی ترانوں کو بھی میوزک اورنسوانی آوازوں کے ساتھ مزین کرنے کا کام زوروں پر ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے گانوں بجانوں کے بارے میں قرآن وحدیث کی تعلیم کیا ہے؟ صحابہؓ کرام اور اکابرین اُمت کی رائے کیا ہے؟ ان کا نقصان کیا ہے؟ کیا ایسی مجالس ومحافل میں شرکت جائز ہے؟ گانا بجانا کن لوگوں کا مشغلہ ہے ؟ کیا گانے بجانے روح کی غذا ہیں؟ مسلمان کی روح کی غذا کیا ہے اور کون سے اَشعار لے اور سُر کے ساتھ پڑھے جاسکتے ہیں؟

## اِسلام کی رو سے گانا بجانا حرام ہے !

گانے بجانے کی حرمت کے بارے میں قرآن مجید میں ارشادِ باری ہے :

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَالْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ (لقمان:٦)

''لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جولغو باتوں کومول لیتے ہیں تاکہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اوراسے مذاق بنائیں۔یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسواکن عذاب ہے''

جمہور صحابہؓ وتابعین اور عام مفسرین کے نزدیک لهو الحديث عام ہے جس سے مراد گانا بجانا اور اس کا ساز وسامان ہے اور ساز وسامان، موسیقی کے آلات اور ہر وہ چیز جو انسان کو خیر اور بھلائی سے غافل کر دے اور اللہ کی عبادت سے دور کردے۔ اس میں ان بدبختوں کا ذکر ہے جو کلام اللہ سننے سے اِعراض کرتے ہیں اور ساز وموسیقی ،نغمہ وسرور اورگانے وغیرہ خوب شوق سے سنتے اوران میں دلچسپی لیتے ہیں۔خریدنے سے مراد بھی یہی ہے کہ آلاتِ طرب وشوق سے اپنے گھروں میں لاتے ہیں اور پھر ان سے لطف اندوز ہوتے ہیں ۔لہوالحدیث میں بازاری قصے کہانیاں ، افسانے ، ڈرامے، ناول اور سنسنی خیز لٹریچر، رسالے اور بے حیائی کے پرچار کرنے والے اخبارات سب ہی آجاتے ہیں اور جدید ترین ایجادات، ریڈیو، ٹی وی،وی سی آر ، ویڈیو فلمیں ،ڈش انٹینا وغیرہ بھی۔ (اس آیت کا شان نزول دیکھیں صفحہ پر)

(٢) گانا بجانا شیطان کی آواز ہے......ارشادِ باری تعالیٰ ہے

www.KitaboSunnat.com, www.mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ ﴾ (بنی اسرائیل:۶۴)

''اور اے شیطان! تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکے، بہکا لے''

آواز سے مراد پرفریب دعوت یا گانے موسیقی اور لہو ولہب کے دیگر آلات ہیں جن کے ذریعہ سے شیطان بکثرت لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں:

''اس سے مراد صوت المزامیر یعنی شیطان کی آواز، گانے بجانے ہیں۔''

ابن عباسؓ فرماتے ہیں'' گانے اور ساز لہو ولہب کی آوازیں یہی شیطان کی آوازیں ہیں جن کے ذریعے سے وہ لوگوں کو حق سے قطع کرتا ہے'' (قرطبی) اور اللہ تعالیٰ نے شیطان کے راستوں کی پیروی سے روکا ہے کیونکہ اس کے سارے ہتھکنڈے بے حیائی اور برائی کے داعی ہیں، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهٗ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ (النور:۲۱)

''اے ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم مت چلو جو شخص شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہے تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا۔''

فاحشة کے معنی بے حیائی کے ہیں۔ شیطان کے پاس بے حیائی کی طرف مائل کرنے کی بہت راہیں ہیں۔ فحش اخبارات، ریڈیو، ٹی وی، فلمی ڈراموں کے ذریعہ جو لوگ دن رات مسلم معاشرے میں بے حیائی پھیلا رہے ہیں اور گھر گھر اس کو پہنچا رہے ہیں، یہ سب شیطانی جال ہیں۔ اس آیت سے ماقبل وہ آیات ہیں جن میں حضرت عائشہؓ پر لگائی تہمت کا ذکر ہے کہ ''جن لوگوں نے آپ پر فحش کا الزام لگایا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس جھوٹی خبر کو صریح بے حیائی قرار دیا اور اسے دنیا و آخرت میں عذابِ الیم کا باعث قرار دیا ہے'' لیکن جو لوگ ان آلات حرب کے چینل چلانے والے اور ان اداروں کے ملازمین ہیں تو وہ اللہ کے ہاں کتنے بڑے مجرم ہیں جو آئندہ نسلوں کی تباہی کا سبب بھی بن رہے ہیں۔

(۳) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿أَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَأَنْتُمْ سَامِدُوْنَ﴾ (النجم:۶۱)

''پس کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو اور بطورِ مذاق ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو بلکہ گانے گاتے ہو''

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: ''نداء السمود هو الغناء فى لغة الحجر'' یعنی حجر قبیلہ کی زبان میں سُمود سے مراد گانا ہے...... حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں:

''کفارِ مکہ کی بھی عادت تھی کہ وہ قرآن کریم سننے کی بجائے گانے گاتے تھے''

(۴) مخلوط مجالس کا انعقاد ناجائز ہے، ان مجالس میں عورت تقریر کرسکتی ہے، نہ گاسکتی ہے اور نہ ہی لباس اور زیور کا اظہار کرسکتی ہے، نہ جسم کو عریاں اور نمایاں کرسکتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

www.KitaboSunnat.com, www.mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



﴿يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلاَ تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلاً مَّعْرُوْفًا وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلاَتَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ (الاحزاب:۳۲)

''اے نبی ﷺ کی بیویو! تم عام عورتوں کے مثل نہیں ہو اگر تم پرہیز گاری اختیار کرو تو نرم انداز سے گفتگو نہ کرو کہ جس کے دل میں کوئی بیماری ہو وہ کوئی برا خیال کرے، ہاں قاعدے کے مطابق بات کرو اور اپنے اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانہ کی طرح اپنے بناؤ سنگار کا اظہار نہ کرو، نماز ادا کرتی اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرتی رہو۔''

اللہ تعالیٰ نے جس طرح عورت کے وجود کے اندر مرد کے لیے کشش رکھی ہے، اس کی حفاظت کے لیے خصوصی ہدایات بھی دی ہیں تاکہ عورت مرد کے لئے فتنے کا باعث نہ بنے، اس طرح اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی آواز میں فطری طور پر دلکشی، نرمی اور نزاکت رکھی ہےجو مرد کے اندر جاذبیت پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ عورت کی آواز کے لیے بھی یہ ہدایات دی گئی ہیں کہ مردوں سے گفتگو کرتے وقت قصداً نرم لب ولہجہ اختیار نہ کیا جائے۔ نرمی اور لطافت کی جگہ قدرے سختی اور روکھا پن ہو تاکہ کوئی بدباطن نرم کلامی کی وجہ سے تمہاری طرف مائل نہ ہو اور اس کے دل میں برا خیال پیدا نہ ہو سکے اور ساتھ ہی واضح کر دیا کہ زبان سے ایسا لفظ نہ نکالنا جو معروف قاعدے اور اَخلاق کے منافی ہو اور ﴿اِنِ اتَّقَيْتُنَّ﴾ کہہ کر اشارہ کر دیا کہ یہ بات اور دیگر ہدایات جو آگے آرہی ہیں، وہ پرہیز گار عورتوں کیلئے ہیں کیونکہ انہیں یہ فکر ہوتی ہے کہ ان کی آخرت برباد نہ ہو جائے۔ جن کے دل خوفِ الٰہی سے عاری ہیں، انہیں ہدایات سے کیا تعلق ہے!

دوسری ہدایت یہ ہے کہ گھروں میں ٹک کر رہو، بغیر ضروری حاجت کے گھروں سے باہر نہ نکلو۔ اس میں وضاحت کر دی گئی ہے کہ عورت کا دائرۂ عمل سیاسی اور معاشی نہیں بلکہ گھر کی چاردیواری کے اندر اُمورِ خانہ داری سرانجام دینا ہے۔ اگر بوقتِ ضرورت گھر سے باہر نکلنا پڑ جائے تو بناؤ سنگار کرکے یا ایسے انداز سے جس سے بناؤ سنگار ظاہر ہوتا ہو، مت نکلے یعنی بے پردہ ہو کر عورتوں کا نکلنا منع ہے جس سے ان کا سر، چہرہ، بازو اور چھاتی وغیرہ لوگوں کو دعوتِ نظارہ دے بلکہ سادہ لباس میں ملبوس ہو کر باپردہ خوشبو لگائے بغیر باہر نکلے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو کتنی پاکیزہ تعلیم دی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلاَيُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلاَّ مَاظَهَرَمِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾ (النور:۳۱)

''اے نبی ﷺ! مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہو جائے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں

www.KitaboSunnat.com, www.mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ڈالے رکھیں''

زینت سے مراد وہ لباس اور زیور ہے جو عورتیں اپنے حسن و جمال میں نکھار پیدا کرنے کے لیے گھر میں خاوند کے لیے پہنتی ہیں جب اس کا اظہار منع ہے تو جسم کو عریاں اور نمایاں کرنا بالاولیٰ حرام ہوگا۔ إلا ما ظهر منها سے مراد زینت اور جسم کا وہ حصہ ہے جس کا چھپانا ممکن نہ ہو جیسے کوئی چیز پکڑتے یا لیتے ہوئے غیرمحرموں پر ہتھیلیوں کا ظاہر ہوجانا یا دیکھتے ہوئے آنکھوں سے پردہ کا ہٹ جانا۔ اس طرح ہاتھوں میں انگوٹھی، مہندی، سرمہ کاجل کا سامنے آجانا یا لباس اور زینت کو چھپانے کے لیے جو برقعہ یا اوڑھنی یا چادر لی جاتی ہے، وہ بھی زینت ہی ہے، ایسی زینت کا اظہار بوقتِ ضرورت یا بوجہ ضرورت الا ما ظهر کے تحت مباح ہے اور گریبان پر اوڑھنی سے مراد سر، گردن، سینے اور چھاتی کو چھپانا ہے۔

افسوس صد افسوس کہ مخلوط مجالس میں آزادئ نسواں نے کیا کیا گل کھلا رکھے ہیں۔ آواز ہے تو وہ بھی گونج دار اور سریلی طرز وناز، تالیوں کی چٹاک اور قدموں کی کڑ اکڑ اور جسم کی کروٹوں سے عورتیں نوجوانوں کو کس طرح دعوتِ نظارہ دے کر خوش ہوتی ہیں۔ اہل مجالس جھوم جھوم اُٹھتے ہیں، شرم وحیا کی تمام حدیں پار ہوجاتی ہیں، شراب وکباب اور نوٹوں کی بارش ہوتی ہے۔ بے پردگی کا یہ عالم ہے کہ سر سے پاؤں تک میک اَپ سے مزین ہوتی ہیں اور زمانہ جاہلیت کو بھی مات کر جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عورت ایک کھلونا بن کر یا کمپنیوں کے اشتہار کا ٹریڈ مارک بن کر رہ گئی ہے۔

## احادیث میں گانے بجانے کی حرمت

### (۱) میری امت میں کچھ گروہ ساز باجوں کو حلال سمجھیں گے

ابوعامر یا ابومالک الاشعریؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

''میری اُمت میں سے کچھ گروہ اٹھیں گے، زناکاری اور ساز باجوں کو حلال سمجھیں گے۔ ایسے ہی کچھ لوگ پہاڑ کے دامن میں رہائش پذیر ہوں گے۔ شام کے وقت ان کے چرواہے مویشیوں کو لیکر انکے ہاں واپس لوٹیں گے۔ ان کے پاس ایک محتاج آدمی اپنی حاجت لے کر آئے گا تو وہ اس سے کہیں گے: کل آنا مگر شام تک ان پر عذاب نمودار ہوگا اور اللہ ان پر پہاڑ گرادے گا جو انہیں کچل دے گا اور دوسرے لوگوں کی شکل وصورت تبدیل کرکے قیامت تک بندر اور خنزیر بنادے گا (بخاری)

### (۲) گانے بجانے کے رواج پانے سے آسمان سے پتھروں کی بارش

حضرت عبدالرحمٰن بن ثابت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''ایک وقت آئے گا کہ میری امت کے کچھ لوگ زمین میں دَب جائیں گے، شکلیں بدل جائیں گی اور آسمان سے پتھروں کی بارش کا نزول ہوگا۔ فرمایا اللہ کے رسول ﷺ! کیا وہ کلمہ گو ہوں گے جواب

www.KitaboSunnat.com, www.mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دیا: ہاں، جب گانے، باجے اور شراب عام ہوجائے گی اور ریشم پہنا جائے گا'' (ترمذی)

(۳) گانے والی (مُغنّیات) عام ہوں گی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا

''میری امت میں لوگ زمین میں دھنسیں گے، شکلیں تبدیل ہوں گی اور پتھروں کی بارش ہوگی حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ وہ لا الہ الا اللہ کہنے والے ہوں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: جب مغنیات (گانے والیوں) کا عام رواج ہوگا، سود کا کاروبار خوب چمک پر ہوگا اور شراب کا رواج عام ہوگا اور لوگ ریشم کو حلال سمجھ کر پہنیں گے'' (ابن ابی الدنیا)

عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا

''اس امت میں زمین میں دھنسانا، صورتیں بدلنا اور پتھروں کی بارش جیسا عذاب ہوگا تو مسلمانوں میں سے ایک مرد نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کیسے ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: جب گانے والیاں اور باجے گاجے ظاہر ہوں گے اور شرابیں پی جائیں گی'' (ترمذی)

(۴) حضور ﷺ نے ساز کی آواز سے کانوں میں اُنگلیاں ڈال لیں

نافعؒ مولی ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ

''عبداللہ بن عمرؓ نے ساز بانسری کی آواز سنی تو انہوں نے اپنے کانوں میں اُنگلیاں دے دیں اور راستہ بدل لیا، دور جا کر پوچھا: نافع کیا آواز آرہی ہے؟ تو میں نے کہا: نہیں، تب انہوں نے انگلیاں نکال کر فرمایا کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، آپؐ نے ایسی ہی آواز سنی تھی اور آواز سن کر میری طرح آپ ﷺ نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں تھیں'' (احمد، ابوداود، ابن حبان)

(۵) آپ ﷺ کا ساز اور باجے کی کمائی سے منع کرنا

حضرت ابوہریرہؓ نے ساز باجے کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ (اخرجہ ابوعبید فی غریب الحدیث)

(۶) ریڈیو، ٹی وی اور بذریعہ کیسٹس گانا سننا حرام ہے!

حضور اکرم ﷺ جس طرح بتوں سے نفرت کا اظہار کرتے تھے، اسی طرح ساز باجوں سے بھی نفرت کرتے تھے۔ جس طرح بتوں کی پرستش حرام گردانتے تھے، اسی طرح ساز باجوں کو سننا بھی حرام قرار دیتے تھے جیسا کہ حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ بتوں اور ساز باجوں کو مٹا ڈالوں'' (مسند احمد)

(۷) ڈھول باجے شراب کی طرح حرام ہیں

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

''میں ساز باجے اور ڈھولک کو ختم کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں'' (الفوائد)

www.KitaboSunnat.com, www.mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایسے ہی حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ اللہ نے شراب، جوا اور ڈھولک حرام فرمائے ہیں اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے'' (مسنداحمد)

(۸) گانا سننے کی سزا

حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی گلوکارہ کی مجلس میں بیٹھا اور اس نے گانا سنا، قیامت کے روز اس کے کان میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا'' (قرطبی)

جس طرح کسی گلوکارہ کے شو میں بیٹھ کر گانا سننا حرام ہے، اسی طرح ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر اور کیسٹوں کے ذریعہ گانا سننا بھی حرام ہے کیونکہ دونوں دراصل ایک ہی چیز کے دو پہلو ہیں۔

(۹) جس آدمی کے پاس گانے والی عورت ہو، اس کا جنازہ نہ پڑھا جائے!

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''جو شخص اس حالت میں فوت ہوا کہ اس کے پاس گلوکارہ ہے، اس کا جنازہ مت پڑھو'' (قرطبی)

(۱۰) گانے والیوں کی خرید وفروخت اور ان کی کمائی حرام ہے!

حضرت ابی امامہؓ سے روایت ہے (ابن ماجہ: ۲/۳۳۷)

''محمد ﷺ نے مغنیات (گانا گانے والیوں) کی خرید وفروخت اور ان کی کمائی سے منع فرمایا''

(۱۱) گھنٹیاں شیطانی ساز ہے!

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گھنٹیاں شیطانی ساز ہیں (مسلم)۔ اسی طرح آپ نے جنگ بدر کے موقعہ پر اونٹوں کی گردنوں سے گھنٹیاں الگ کردینے کا حکم دیا تھا۔

(۱۲) جھانجن (پاؤں کا زیور جس میں آواز ہوتی ہے) بھی شیطانی ساز ہے!

اُمّ المومنین حضرت اُم سلمٰی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپؐ نے فرمایا

''جس گھر میں جھانجن یا گھنٹی ہو، اس میں فرشتے نہیں آتے'' (نسائی)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میرے پاس ایک لڑکی لائی گئی جس کے پاؤں میں جھانجیں تھیں جو کہ آواز دیتی تھیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اسے میرے پاس نہ لاؤ جب تک اس کی جھانجیں کاٹ نہ دو اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا:

''جس گھر میں جھانجیں ہوں، وہاں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے'' (ابوداود)

(۱۳) گانے ساز باجوں اور گانے والیوں کی وجہ سے مسلمان مصیبتوں میں گھر جائیں گے!

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میری اُمت پندرہ کام کرنے لگے گی تو اس پر مصائب ٹوٹ پڑیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون سے کام ہیں

www.KitaboSunnat.com, www.mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب مالِ غنیمت تمام حق داروں کو نہیں ملے گا، امانتیں ہڑپ کرلی جائیں گی، زکوٰۃ تاوان سمجھی جائے گی، خاوند بیوی کا فرمانبردار ہوگا، بیٹا ماں کی نافرمانی کرے گا، اپنے دوست سے نیک سلوک اور باپ سے جفا سے پیش آئے گا، مسجدوں میں لوگ زور زور سے بولیں گے، انتہائی کمینہ ذلیل شخص قوم کا سربراہ ہوگا، کسی آدمی کی شر سے بچنے کے لئے اس کی عزت کی جائے گی، شراب نوشی عام ہوگی، ریشم پہنا جائے گا، گانے والی عورتیں عام ہوجائیں گی، ساز باجوں کی کثرت ہوگی اور آنے والے لوگ پہلے لوگوں پر طعن کریں گے'' (ترمذی)

## صحابہ کرامؓ اور کابرین اُمت کے ارشادات

☼ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِيْ لَهْوَالْحَدِيْثِ﴾ کے بارے میں عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں

''اس سے مراد گانا بجانا ہے اور تین بار قسم اُٹھا کر اس بات کو دہرایا کہ اس سے مراد گانا بجانا ہے''
(ابن جریر، ابن ابی شیبہ)

☆ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

''باجے، گانے بجانے کے آلات اور ڈھول اور ساز وغیرہ حرام ہیں'' (بیہقی)

☆ عبداللہ بن عمرؓ کا گزر ایک ایسے قافلہ سے ہوا جو اِحرام کی حالت میں حج کے لیے جارہے تھے۔ ان میں ایک شخص گارہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری دعائیں قبول نہ کرے (ابن ابی الدنیا)

☆ اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ نے ایک عورت کو گھر پر دیکھا جو گارہی تھی اور اپنے سر کو خوشی سے گھمارہی تھی اور بڑے بڑے بال رکھے ہوئے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا:

''اُف یہ تو شیطان ہے، اس کو نکالو، اس کو نکالو، اس کو نکالو'' (بخاری)

☆ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں: راگ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے (تلبیس ابلیس ۲۸۰)

☆ امام شعبی جنھوں نے کثیر صحابہؓ سے علم حدیث حاصل کیا، فرماتے ہیں:

''گانے والے اور جس کے لئے گایا گیا دونوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو!'' (تلبیس ابلیس، ص ۲۷۹)

☆ فقہاءِ ائمہ اربعہ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رحمہم اللہ سب گانے بجانے کی حرمت کے قائل ہیں۔

☆ جناب احمد رضا خان بریلوی سے کسی نے پوچھا کہ ایک دوست مجھے عرس پر لے گیا، وہاں گانے کے ساتھ ساز اور ڈھول بج رہے تھے، میں نے پوچھا: کیا یہ ناچ شریعت میں حرام ہے، کیا اس طرح رسول اکرم ﷺ اور اولیاءِ کرام خوش ہوتے ہیں یا ناراض؟ جناب بریلوی نے جواب دیا کہ

''ایسی قوالی حرام ہے اور حاضرین سب گناہوں کے مرتکب ہیں، ان سب حاضرین کا گناہ عرس

www.KitaboSunnat.com, www.mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرنے والوں اورقوالوں پر ہے'' (احکامِ شریعت)

مذکورہ دلائل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عورت گائے یا مرد، قوالی کرنے والے مرد ہوں یا عورتیں، الگ الگ مجرہ کریں یا اجتماعی، گانے والا ایک ہو یا جتھا، گانے بجانے، رقص وناچ اور نسوانی جسم کی نمائش کی سب صورتیں ناجائز اور حرام ہیں، ایسے کاموں میں زندگی گزارنے والوں کو فوری طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور توبہ کرنی چاہئے۔ معاشرے کی اَخلاقی پستی وتباہی کا سبب دیگر عوامل کے ساتھ ساتھ گانے بجانے والے پیشہ ور بھی ہیں جن میں قوال سرفہرست داخل ہیں۔

مشرکین مکہ بھی عبادت کی خاطر بیت اللہ کا ننگا طواف کرتے تھے اور طواف کے دوران منہ میں اُنگلیاں ڈال کر سیٹیاں اور ہاتھوں سے تالیاں بجاتے تھے، اس کو وہ عبادت اور نیکی کا نام دیتے تھے۔ بعینہٖ جس طرح آج کل مسجدوں، آستانوں، مقبروں، مزاروں پر جاہل لوگ رقص کرتے، ڈھول پیٹتے، دھمالیں ڈالتے، ہیرون اور چرس بھی سرعام پیتے ہیں۔ کیا یہی ہماری نماز اور عبادت ہے!! (نعوذ باللہ من ذلک)

قرآن وحدیث کے دلائل، صحابہ کرام اور علماءِ امت کے اَقوال اور احمد رضا خان کے فتوؤں پر اس قبیل کے لوگ غور کریں اور سوچیں کہ ہم کیسے وادیٔ گناہ میں آنکھیں بند کیے کھچے چلے جارہے ہیں!!

## نقصانات

(۱) گانا بجانا اللہ اوراس کے رسول ﷺ نے حرام کیا ہے، کیونکہ یہ فعل فواحش اور گندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر یہ کام اچھا ہوتا تو اللہ اور رسول حرام نہ قرار دیتے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّىَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ﴾

''کہہ دیں: بے شک میرے ربّ نے حرام کیا، ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ اور پوشیدہ ہیں''

علانیہ فحش باتوں سے مراد بعض کے نزدیک طوائفوں کے اڈوں پر جا کر بدکاری کرنا اور پوشیدہ سے مراد کسی محبوبہ، گرل فرینڈ سے خصوصی تعلق قائم کرنا ہے بعض کے نزدیک اوّل الذکر سے مراد محرموں سے نکاح کرنا ہے جو حرام ہے۔ لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ کسی صورت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ عام ہے اور ہر قسم کی ظاہری بے حیائی کو شامل ہے جیسے مخرب اخلاق فلمیں، بے حیائی پر مبنی ڈرامے، فحش اخبارات ورسائل، رقص وسرود اور مجروں، قوالیوں کی محفلیں، عورتوں کی بے پردگی اور مردوں سے بے باکانہ اختلاط، مہندی اور شادی کی رسومات میں بے حیائی کے عام مظاہر وغیرہ سب فواحش ظاہرہ ہیں۔

ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں فرمایا:

﴿ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

''اور حلال کرتا ہے ان کے لئے پاکیزہ چیزیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے''

www.KitaboSunnat.com, www.mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نبی ﷺ کے نزدیک جیسے سابقہ احادیث میں گزر چکا ہے کہ گانا بجانا حرام ہے، انہیں حلال قرار دینا اور ان آلات کی خرید وفروخت اور سماع میں مگن ہو جانا اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کی صریح مخالفت اور خلاف ورزی ہے۔ارشادِ ربانی ہے

﴿ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴾

''سنو جولوگ حکم رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈر جانا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا انہیں کوئی دکھ کی مار نہ پڑے'' (النور:٦٣)

آفت سے مراد دلوں کی وہ کجی ہے جو انسان کو ایمان سے محروم کر دیتی ہے۔ یہ نبی ﷺ کے اَحکام سے سرتابی اور ان کی مخالفت کرنے کا نتیجہ ہے اور ایمان سے محرومی اور کفر پر خاتمہ جہنم کے دائمی عذاب کا باعث ہے۔ پس نبی ﷺ کے طریقے اور سنت کو ہروقت سامنے رکھنا چاہیے، اس لیے کہ جو اَقوال واَعمال اس کے مطابق ہوں گے، وہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول اور دوسرے سب مردود ہوں گے۔ (بخاری)

(٢) غیر مذاہب مثلاً عیسائیت وہندومت سے مشابہت ہے کیونکہ ان مذاہب میں موسیقی جائز ہے اور اپنی عبادت میں وہ باجے گاجے استعمال کرتے ہیں، میت کے سوگ میں موسیقی کا اہتمام کیا جاتا ہے اور اگر اسلام کے نام لیوا کسی بھی تاویل کے ذریعہ سے اسے جائز قرار دیں تو من تشبَّه بقوم فهو منهم (ابوداود) ''جو کسی قوم کی تشبیہ اختیار کرتا ہے وہ انہی سے ہے'' کے مصداق ٹھہریں گے۔

(٣) جو قوم اس قسم کی قبیح حرکتوں میں لگ جائے تو منزلِ مقصود بھول جاتی ہے، تباہی وبربادی کا سبب بن جاتی ہے۔ غیر قوموں کو بآسانی دبوچنے کا موقع مل جاتا ہے۔ بغداد کی تباہی اس کی زندہ مثال ہے، اندلس میں مسلمانوں نے آٹھ سو سال حکومت کی لیکن حکمران جب رقص وسرور کی عیاشیوں میں محو ہوئے تو اندلس مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل گیا۔ برصغیر پاک وہند میں بھی انگریز کا دور دراز سے آکر قابض ہو جانے کا بڑا سبب مغلوں کا رقص وسرور کی محفلوں کو آباد کرنا اور محلات کو عیش گاہوں میں تبدیل کرنا تھا۔

(٤) دل زنگ آلود ہو کر اللہ کی یاد سے دور ہوجاتے ہیں۔ بے حیائی، نفاق اور دیوثی کو فروغ ملتا ہے،شہوانی وحیوانی جذبات بھڑکتے ہیں۔ ڈاکہ، چوری، فساد، اغوا، قتل وغارت گھناؤنے جرائم جنم لیتے ہیں۔ جیسے آج معاشرہ ان قباحتوں میں پھنس چکا ہے۔ وہ بچیاں جو والدین کی اطاعت گزار ہوتیں تھیں آج ایسے ہی فلمی گانے سن سن کر من پسند آشناؤں کے ساتھ بھاگ رہی ہیں اور عدالتوں میں حاضر ہوکر والدین کی بجائے آشناؤں کے ساتھ جانے کو ترجیح دیتی ہیں۔

(٥) آنے والی نسل پر منفی اثر پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خالد بن ولیدؓ، محمد بن قاسمؒ، طارق بن زیادؒ

www.KitaboSunnat.com, www.mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جیسے غیور سپوت ناپید ہیں اور عام بچیاں عائشہؓ اور فاطمہ الزہراؓ جیسی عفت مآب خواتین کو اپنے لئے نمونہ بنانے کی بجائے نورجہاں، امّ کلثوم، لتا، عنایت حسین بھٹی اور ابرار الحق ایسے فنکاروں اداکاروں، گلوکاروں کے تذکرے فخر سے کرتی ہیں۔

(٦) دولت کا ناجائز ضیاع ہوتا ہے۔

## گانے بجانے کی محفلوں میں شرکت ناجائز اور حرام ہے!

(١) ارشادِ باری تعالیٰ ہے

﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ ءَايٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَاتَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ، إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ﴾(النساء:١٤٠)

''اللہ تعالیٰ تم پر اپنی کتاب میں نازل کر چکا ہے کہ جب تم کسی مجلس کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ مذاق کرتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو حتیٰ کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں کرنے لگیں، ورنہ تم بھی اس وقت انہی جیسے ہوگے''

ایسی محفلوں کے لیے امر بالمعروف لازمی ہے اور ان میں شرکت کبیرہ گناہ ہے۔ اس آیت سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ ایسی مجالس اور اجتماعات جن میں اللہ اور رسول ﷺ کے اَحکامات کا قولاً یا عملاً مذاق اُڑایا جارہا ہو، ان میں شرکت ناجائز ہے جیسے آج کل امراء، فیشن ایبل اور مغربی تہذیب کے دلدادہ لوگوں کی محفلوں، شادی بیاہ، سالگرہ، محفلوں اور بسنت کے میلوں پر کیا جاتا ہے۔ ''ان جیسا ہونے کی قرانی وعید'' اہل ایمان کے دلوں میں کپکپی طاری کرنے کے لیے کافی ہے بشرطیکہ دل میں ایمان ہو!

قوالوں کا اندازِ راگ وغنا اور میراثیوں کا مخلوط مجالس میں ڈھول اور مختلف دھنوں پر نوجوان لڑکیوں کا بن ٹھن کر لڈی بھنگڑا ڈالنا، تھرتھرانا، مٹکنا اور بغل گیر ہونا، اور غیر مردوں کا اس کو شہوت بھری نگاہوں سے دیکھنا...... ہر ذی شعور شخص اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھے کہ اس وقت اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کی کس قدر دھجیاں اُڑائی جاتی ہیں، بھلا کسی طرح ایسے اجتماعات میں شرکت جائز ہوسکتی ہے!!

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

(٢) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا﴾(المائدہ:٥٧)

''اے اہل ایمان! ان لوگوں کو دوست نہ بناؤ جو تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنائے ہوئے ہیں''

دین کو کھیل اور مذاق بنانے والے چونکہ اللہ اور رسول کے دشمن ہیں، اس لئے ان کے ساتھ اہل

www.KitaboSunnat.com, www.mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایمان کی دوستی نہیں ہونی چاہیے۔گانا بجانا شریعتِ اسلامیہ کے ساتھ ہنسی مذاق ہے!

(۳) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلاَ تَقْرَبُوْا الزِّنٰى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلاً ﴾ (بنی اسرائیل:۳۲)

''تم زنا کاری کے نزدیک مت جاؤ کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے''

جس طرح زنا بے حیائی کا سبب ہے اور حرام ہے، اسی طرح ہر وہ فعل جو زنا کاری کا سبب بنے حرام ہوگا مثلاً کسی غیر محرم عورت کو دیکھنا، خلوت میں اس سے کلام کرنا، عورت کا بے پردہ ہو کر بن سنور کر گھر سے باہر نکلنا، عورت کے گانے سننا ...... یہ سب راستے زِنا کاری کا پیش خیمہ ہیں۔ان تمام امور سے آپ ﷺ نے سختی سے منع کیا ہے، گویا جو شخص غیر محرم عورتوں کے گانے سنتا ہے تو یہ اس کے کانوں کا زنا لکھا جاتا ہے اور جو آنکھ سے کسی غیر محرم کو دیکھے تو یہ اس کی آنکھوں کا زنا شمار ہوتا ہے۔جس طرح گانا سننا حرام ہے اس طرح کسی مجلس میں شریک ہو کر مجرہ دیکھنا رسننا بھی حرام ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''دل بھی زنا کرتا ہے، آنکھ بھی زنا کرتی ہے......

## گانا بجانا غیر مسلموں کا مشغلہ ہے!

اسلام سے قبل گانے بجانے کے تمام اَطوار عروج پر تھے، عہدِ رسالت میں کافروں نے نبی ﷺ کی دعوت کو جس قدر دبانے کی کوشش کی، تمام حربے آزمائے، ان میں ایک بڑا فتنہ گانے بجانے کا بھی تھا۔

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ ﴾ کے شانِ نزول میں مختلف اَقوال منقول ہیں۔ جن میں ایک یہ ہے کہ نضر بن حارث کا شمار مشرکین مکہ کے اہم تاجروں میں ہوتا تھا، وہ مختلف ملکوں میں تجارتی سفر کرتا تھا۔ایک بار وہ ملک فارس سے بڑے بڑے بادشاہوں کے تاریخی قصے خرید لایا اور مشرکین مکہ سے کہا کہ محمد ﷺ تم کو قومِ عاد وثمود کے واقعات سناتے ہیں، آؤ میں تمہیں ان سے بہتر رستم اور اسفندیار اور دوسرے شاہانِ فارس کے قصے سناتا ہوں۔ (بیہقی)

(۱) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یہ تاجر باہر سے ایک گانے والی لونڈی خرید کر لایا اور اس کے ذریعہ اس نے لوگوں کو قرآن سننے سے روکنے کی یہ صورت نکالی کہ جو لوگ قرآن سننے کا ارادہ کرتے، اپنی اس کنیز سے ان لوگوں کو گانا سنواتا اور کہتا کہ محمد ﷺ تم کو قرآن سنا کر کہتے ہیں کہ نماز پڑھو، روزے رکھو اور اپنی جان دے دو، جس میں تکلیف ہی تکلیف ہے لیکن تم یہ گانا سنو اور جشن طرب مناؤ۔ (بیہقی)

(۲) ابن خطل فتح مکہ کے موقع پر غلافِ کعبہ سے لٹکا ہوا قتل کیا گیا تھا۔اس لئے کہ وہ مرتد ہو گیا تھا اور اس نے اپنے ایک ساتھی کو قتل کر دیا تھا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ اس نے دو لونڈیاں گانے والی رکھی ہوئیں

www.KitaboSunnat.com, www.mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تھیں جن سے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی مذمت اور بدگوئی کرواتا اور ڈانس کرواتا تھا۔ آپ ﷺ نے دونوں کو قتل کرنے کا حکم بھی صادر کیا، جن میں ایک قتل کردی گئی اور دوسری کیلئے امان طلب کی گئی۔ (فتح الباری)

تالیاں اور سیٹیاں بجانے کا کام بھی کافر کرتے اور اسی کو عبادت سمجھتے۔ جس طرح آج ہمارے ہاں دین کے نام پر قوالی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے

﴿ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً ﴾ (الانفال: ۳۵)

''اور ان کی نماز کعبہ کے پاس صرف سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا تھی''

چنانچہ تمام مسلمان بھائیوں کو غور کرنا چاہیے اور ایسے افعال سے پرہیز کرنا چاہیے۔ مسلمان مؤمن کی روح کی غذا ذکر الٰہی سے شغف ہے۔ روح کی غذا گانا بجانا نہیں بلکہ یہ ایک مہلک زہر ہے جس سے دل وجسم میں قلق اور ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ گانا بجانا روح کی نہیں بلکہ بدروح کی غذا ہے۔ مسلمان کی یہ صفت ہوتی ہے کہ وہ بے ہودہ مجالس میں حاضر نہیں ہوتا۔ ارشادِ باری ہے :

﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَإِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴾ (الفرقان: ۷۲)

''اور جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی بیہودہ شے پر ان کا گزر ہوتا ہے تو بزرگانہ گزر جاتے ہیں''

زُور سے مراد جھوٹ ہے۔ ہر باطل چیز بھی جھوٹ ہے۔ جھوٹی گواہی سے لے کر کفر وشرک اور ہر طرح کی غلط چیزیں مثلاً لہوولہب، گانا بجانا اور دیگر بے ہودہ جاہلانہ رسوم وافعال سب اس میں شامل ہیں عبادالرحمٰن کی صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ ایسی بے ہودہ مجلسوں میں حاضر نہیں ہوتے بلکہ خاموشی اور عزت ووقار کے ساتھ وہاں سے گذر جاتے ہیں۔ کلام اللہ لگاؤ سے سنتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوْا بِآيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴾ (الفرقان: ۷۳)

''جب انہیں انکے ربّ کے کلام کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہو کر اُن پر نہیں گرتے''

اللہ تعالیٰ کا ذکر سن کر اللہ کی جلالت وعظمت سے ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيٰتُهُ زَادَتْهُمْ إِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴾

''پس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں۔'' (الانفال: ۳)

ذکر الٰہی سننے سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

﴿ وَإِذَا سَمِعُوْا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰى أَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ ﴾ (المائدہ ۸۳)

www.KitaboSunnat.com, www.mohaddis.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ